نکاح میں آسانی

﴿اصلاحِ معاشرہ کا بہترین طریقہ﴾

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی و سرپرست اعلیٰ سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

نظرِ ثانی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث و صدر مدرس دارالعلوم ... لاہور

جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد کاغذی بازار

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

اسلامک ریسرچ اسکالر و ممبر شریعہ بورڈ آف سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

اسسٹنٹ ایڈیٹر، اسلامک اسکالر ... مدرس ...

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے ذریعہ اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے
FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں
اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی
☎ : 32631839, 32620178 FAX : (92-21) 32627658

E-mail : azadpublishers@gmail.com
website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب - - - - - نکاح میں آسانی اصلاحِ معاشرہ کا بہترین طریقہ

بفیضانِ نظر - - - - حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف - - - - - - مفتی محمد راشد القادری

کتاب ڈیزائنگ - - سید سمیر حسین

ٹائیٹل ڈیزائنگ - - سید سمیر حسین

ناشر - - - - - - آزاد پبلشرز 56 اردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

تقریظ

حضرت علامہ مولانا بشیر فاروق قادری مدظلہ العالی
(سرپرستِ اعلیٰ سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ﴿نکاح میں آسانی اصلاح معاشرہ کا بہترین طریقہ﴾ منظر عام پر آرہی ہے۔ یہ کتاب فی زمانہ بڑھتی ہوئی بے حیائی اور فحاشی کو روکنے کے لیے اور معاشرے کی اصلاح کرنے کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس میں نکاح کے معاملات میں آسانی، جلدی شادی کرنے کی ترغیب، نکاح کے فضائل وفوائد اس کی اہمیت کا قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے، جس میں نکاح کے معنی ومفہوم، فوائد واصلاحات کے ساتھ شادی میں رکاوٹوں کے اسباب، نکاح میں بالغ لڑکی اور ولی کی رائے کی اہمیت اور تعدد ازواج اور اس کی حکمتوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے، اور اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ نکاح میں شریعت کا مطلوب ومقصود صرف کفو نہیں بلکہ دین وخلق ہیں۔ لہٰذا ہمیں شرعی اصولوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے جلد شادیوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین یا رب العٰلمین)

تقریظ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء جامعۃ النور، جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی)

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

عزیز مفتی محمد راشد القادری کی تصنیف (نکاح میں آسانی اصلاحِ معاشرہ کا بہترین طریقہ) کو اوّل تا آخر دیکھا اس باب میں موصوف کی یہ اچھی کوشش ہے۔ اس کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں نکاح کے معنی ومفہوم، فوائد واصلاحات، نکاح میں بالغ لڑکی اور ولی کی رائے کی اہمیت اور تعدد ازواج، اور اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ نکاح میں شریعت کا مطلوب ومقصود صرف کفو نہیں بلکہ دین وخلق ہیں۔

الغرض دورِ حاضر کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے موصوف نے نکاح کے متولیوں وسرپرستوں کے ساتھ امت مسلمہ کے نوجوانوں کو وہی پیغام دیا ہے جو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادوں اور غلاموں کو دیا تھا:

جب تم نکاح کرنا چاہو تو تمہارا نکاح کرادوں گا کیونکہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس کے دل سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

علامہ مفتی محمد راشد القادری زید مجدہ ایک مخلص اور باذوق عالم دین ہیں۔ علم دین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علم وعمل، زہد وتقویٰ میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور ان کی سعی کو اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل مقبول فرمائے۔ (آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ)

تأثرات

محترم جناب اللہ بچایو گبول صاحب

ایڈیشنل سیشن جج، کراچی ساؤتھ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

محترم قبلہ مفتی محمد راشد القادری کے قلم سے ایک اور کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مفتی راشد صاحب ایک مستند عالم ہیں اور حالات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ میں نہ تو عالم ہوں اور نہ میرا زیر بحث موضوع پر کوئی قابل ذکر مطالعہ ہے لیکن چونکہ مفتی صاحب نے حکم فرمایا ہے، چند سطور اپنے تجربہ اور دوران ملازمت مشاہدے میں آنے والے معاملات کی روشنی میں قارئین کی نظر کر رہا ہوں۔

فقہاء کرام کا اختلاف اپنی جگہ لیکن جیسا کہ مفتی صاحب بھی فرما چکے ہیں کہ ملکی قوانین اور بالا عدالتوں کے فیصلوں کی روشنی میں کوئی بھی بالغ عورت اپنے ولی کی رضامندی کے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی تنازعہ کھڑا ہوا اور فریقین کی مرضی سے کیا گیا نکاح کسی عدالت میں چیلنج ہوا تو عدالتیں نکاح کے درست ہونے کا فیصلہ ہی صادر کریں گی۔

میری ناقص رائے میں ان راستوں کو بند کرنا نکاح کی راہ میں مزید رکاوٹیں کھڑی کرنے کا مترادف ہوگا۔

بہرحال مفتی صاحب نے جس ترمیم کی بات کی ہے اگر اس پر عمل پیرا ہوا جائے تو بڑھتی ہوئی بے راہ روی پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی والدین نہیں چاہتے کہ ان

کی اولاد چھپ کر کورٹ میرج کرے۔

جہاں تک دیگر مقدمہ بازیوں اور فریقین اور ان کے اہل خانہ کی جانب سے ردعمل کا تعلق ہے تو ایسی صورتحال تو فریقین کے والدین یا خاندان کی رضامندی سے کیے گئے نکاح کی صورت میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ جس کی بیشتر صورت میں وجوہات شادی کے بعد پیدا ہونے والی ناچاقیاں ہوتی ہیں نہ کہ اس سے پہلے کے معاملات۔

مفتی صاحب نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے وہ فقہی یا قانونی سے زیادہ معاشرتی اور انتظامی ہے۔ اس کتاب میں اس کے معاشرتی پہلوؤں پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

انتظامی اس طرح کہ اگر ایک گھر کا سربراہ محض اپنی کوتاہی اور عدم توجہی کی بنا پر اپنے بچوں کی شادی کے بارے میں بروقت فیصلے نہیں کرتا تو اس پر کسی اور کو کیا الزام دیا جائے۔ ان مسائل کا مکمل خاتمہ تو بہت مشکل ہے لیکن مفتی صاحب اور سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کی اس کوشش سے انشاء اللہ ان میں کمی ضرور آئے گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء، مشائخ اور خطبا اپنے خطابات میں ان کو موضوع بحث بنائیں اور لوگوں کو نہ صرف ان کی اہمیت سے روشناس کرائیں بلکہ ان کی خرابیوں اور تباہ کاریوں سے بھی آگاہ فرمائیں تاکہ ایک صحت مند معاشرہ کا قیام ممکن ہو۔

اللہ تعالیٰ مفتی راشد القادری صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور ان کے زور قلم میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	﴿باب اول﴾ نکاح کے لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم مع دینی و دنیاوی فوائد و اصلاحات	
01	نکاح کے لغوی اور اصطلاحی معنی و مفہوم:	11
02	نکاح کے اصطلاحی معنی:	11
03	نکاح کے فوائد:	13
04	نکاح مشکل اور زنا آسان کیوں۔۔۔۔؟	15
05	نکاح میں تاخیر نہ کی جائے:	17
06	گناہ سے بچانے کی تدبیر:	17
07	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا طرز عمل:	20
08	شادی کی بہترین عمر:	22
09	نکاح فطرت کی پکار ہے:	24
10	نکاح کا فطری نظام:	25
11	جلد شادی پر اعتراض کیوں۔۔۔۔۔؟	27
12	ہمارے معاشرے کا المیہ:	27
13	والدین حق سے نہ تنگ نظری سے کام لیں:	29
14	شریک حیات کا انتخاب کرنے کا حق جوان کو یا والدین؟	29
15	رشتہ ایک امانت اور ایک حق ہے:	30
16	رشتہ کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل:	31
17	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طرز عمل:	31
18	شریعت کی پاسداری:	32
19	شادی ایک مشکل مسئلہ کیوں!	34
20	شادی میں بیوی کی دولت پر معاملے کا طویل ہونا:	34
21	ناجائز تعلقات کا آسانی سے فراہم ہونا:	36
22	نکاح کا انتظام ہونا:	37
23	شہزادی کونین رضی اللہ عنہا کا جہیز مبارک:	38
24	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی:	39
25	نکاح کرنا کتنا آسان تھا:	40
26	دختر سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی رخصتی:	42
27	اصلاحی پیغام:	42
	﴿باب دوم﴾ اسلام میں ازدواجی رشتہ کی اہمیت مع نکاح کے فضائل و شرعی حکم	
28	اسلام میں ازدواجی رشتہ کی اہمیت:	45
29	نکاح نصف ایمان ہے:	46
30	نکاح کی ترغیب:	47
31	نکاح سنت کریمہ ہے:	48
32	سنت سے روگردانی کا وبال:	49
33	نکاح عبادت ہے:	49
34	نکاح کا شرعی حکم:	49
35	فرض ﴿نکاح﴾:	50
36	واجب ﴿نکاح﴾:	50
37	سنت مؤکدہ ﴿نکاح﴾:	50
38	مکروہ ﴿نکاح﴾:	50
39	حرام ﴿نکاح﴾:	50
40	کیا شادی شدہ پر بھی دوسرا نکاح واجب ہو سکتا ہے؟	51
41	نکاح کی استطاعت:	52
42	نکاح نگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے:	52
43	نکاح پر تونگری کا وعدہ:	53
44	اللہ پر حق ہے تین لوگوں کی مدد کا:	54
45	حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان:	55
46	دنیا کی بہترین متاع:	56
47	چار چیزوں میں دنیا و آخرت کی بھلائی!	57
48	دیندار عورت سے نکاح:	58
49	مال و دولت، حسن و جمال کے لالچ میں نکاح کا وبال:	59
50	برکت والا نکاح:	60

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
51	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:	61
52	چھ قسم کی عورتوں سے نکاح میں برکت نہیں:	62
53	(۱) انانہ:	62
54	(۲) منانہ:	62
55	(۳) حنانہ:	62
56	(۴) حداقہ:	63
57	(۵) براقہ:	63
58	(۶) شداقہ:	63
	﴿باب سوم﴾ زمانہ جاہلیت میں رائج نکاح کی اقسام	
59	زمانہ جاہلیت میں رائج نکاح کی اقسام:	65
60	صحیح نکاح	65
61	نکاح الاستبضاع:	66
62	نکاح الرہط:	66
63	نکاح البغایا:	67
64	نکاح الخدن:	68
65	زواج البدل:	68
66	نکاح مقت:	69
67	نکاح شغار (وٹہ سٹہ):	70
68	نکاح شغار (وٹہ سٹہ) کے نقصانات:	71
	﴿باب چہارم﴾ نکاح میں بالغ لڑکی اور ولی کی رائے کی اہمیت	
69	نکاح میں بالغ لڑکی اور ولی کی رائے کی اہمیت:	73
70	نکاح میں بالغ لڑکی کا کردار:	75
71	نکاح میں عورت کا اختیار اصل ہے:	76
72	بیوہ/مطلقہ اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے:	76
73	بالغ لڑکی کی مرضی کے خلاف نکاح مردود:	77
74	اولیاء اور عورت کے اختیار میں تطبیق:	79
75	متولی نکاح پر جو خرچ ہو وہ واجب ہے:	80
76	حکایت:	81
77	﴿نکاح میں جماعت کی اہمیت﴾:	81
78	شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھنا:	82
79	نکاح سے قبل عورت کو ایک نظر دیکھنا مستحب ہے:	83
80	مذاہب اربعہ کے نزدیک مستحب عمل:	84
81	لڑکا لڑکی کا از خود نکاح کر لینا:	84
82	موجودہ قوانین میں ترمیم کی اشد ضرورت ہے:	85
83	پیغام والدین کے نام:	87
	﴿باب پنجم﴾ نکاح میں شریعت کا مطلوب و مقصود صرف کفو نہیں بلکہ دین و خلق ہیں	
84	کفو کی لغوی تعریف:	89
85	کفو میں عموماً چار چیزوں کا لحاظ:	89
86	تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں:	89
87	نبی ﷺ کا غلام سے نکاح:	90
88	حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا نکاح:	91
89	اسلام میں نکاح کا مقصد:	92
90	احناف کے نزدیک کفو:	93
91	صرف کفو نہیں بلکہ دین و خلق بھی دیکھا جائے:	94
92	غیر کفو میں نکاح جائز ہے اور خیر و برکت کا باعث ہو سکتا ہے:	95
93	غور طلب امر:	96
	﴿باب ششم﴾ چھوٹی عمر میں نکاح سے متعلق اسلامی تعلیمات کا مختصر تحقیقی جائزہ	
94	چھوٹی عمر میں نکاح اور اسلامی تعلیمات:	96
95	یتیم نابالغہ کا نکاح:	99
96	فقہاء کا اختلاف:	100

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
97	مختلف علاقوں میں مختلف مسائل لڑکیوں کی شادی کی مشکلات:	100
98	بہترین مسلمان لڑکیوں کی جلد شادی:	101
99	حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ	102
100	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ	102
101	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ	103
102	حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ	103
103	حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا:	103
104	حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا:	104
105	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا عمل:	105
106	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ:	105
107	حضرت عباد بن عباد المہلبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:	106
108	حضرت فاطمہ بنت احمد رحمۃ اللہ علیہا (تعلیمی خاتون):	106
109	حضرت عبد اللہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کا قول:	106
110	حضرت ابو عاصم النبیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول:	107
111	خلاصہ کلام:	107
	﴿باب پنجم﴾ تعدد ازدواج (ایک سے زائد بیویاں) اور اس کی حکمتیں	
112	تعدد ازدواج (ایک سے زائد بیویاں):	109
113	بہترین شخص کون؟	110
114	پہلی حکمت:	111
115	دوسری حکمت:	111
116	تیسری حکمت:	112
117	چوتھی حکمت:	112
118	تعدد ازدواج میں معاشرے کی اصلاح پوشیدہ ہے:	113
119	قبل از اسلام اور تعدد ازدواج:	114
120	قبل از اسلام دس بیویاں:	114
121	قبل از اسلام آٹھ بیویاں:	114

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
122	﴿سوال﴾:	115
123	دورِ صحابہ اور موجودہ معاشرہ کا المیہ!	116
124	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	116
125	حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا	117
126	حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا	119
127	اسلاف کا طرزِ عمل اور معاشرے کا المیہ!	120
128	دوسرے نکاح میں جلدی:	120
129	دوسرے دن نکاح:	121
130	حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کثیر الازواج تھے:	122
131	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان:	123
132	افریقی ملک اریٹیریا کی حکومت کا اعلان:	123
133	خلاصۃ الکتاب:	124
134	ماخذ و مراجع (Bibliography)	125

﴿باب اوّل﴾

نکاح کے لغوی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم

مع

دینی ودنیاوی فوائد واِصلاحات

نکاح کے لغوی اور اصطلاحی معنی ومفہوم:

نکاح کا لفظ عربی اور اردو زبان میں رائج ہے جبکہ اردو میں نکاح کے مترادف الفاظ شادی، بیاہ بھی رائج ہیں۔ انگریزی زبان میں اس کے لئے (Marriage) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

عربی میں لفظ نکاح ﴿نَكَحَ يَنْكِحُ﴾ سے مصدر ہے اس کے معنی نکاح کرنا یعنی شادی کرنا۔ اور یہ کنایہ ہے جماع (ہم بستری) سے۔ نکاح کے معنوی مفہوم کو سمجھنے کے لیے کتبِ لغت میں بڑی خوبصورت وضاحت بیان کی گئی ہے کہ جب درخت کی شاخیں ایک دوسرے سے مل جائیں اور وہ باہم پیوست ہو جائیں تو کہا جاتا ہے: ﴿تَنَاكَحَتِ الْأَشْجَارُ﴾ یعنی درختوں کا آپس میں مل جانا۔ (۱)

یعنی لغت کی رو سے نکاح سے مراد ایک شے کا دوسری میں پیوست ہو جانا یا جذب ہو جانا ہے۔

ابوالفضل شہاب الدین سید محمود الحسینی الآلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

نکاح کے لغوی معنی: جماع (ہم بستری کرنا) ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ﴾ یہاں نکاح سے مراد جماع (ہم بستری کرنا) ہے۔ (۲)

نکاح کے اصطلاحی معنی:

علامہ جرجانی لکھتے ہیں: فقہ کی اصطلاح میں نکاح اس خاص معاہدہ کو کہتے ہیں جو

---

(۱) المنجد، نکح، ص: ۱۰۴۷

(۲) تفسیر روح المعانی، ج ۳ / ص ۴۸۸، سورۃ النساء، تحت الآیۃ: ۲۲

عورت و مرد کے درمیان ہوتا ہے، جس سے دونوں میں زوجیت کا تعلق قائم ہوتا ہے۔(1)

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری نے ﴿الفقه علی المذاهب الاربعة﴾ میں حنفی، مالکی، شافعی فقہاء سے نکاح کی جو تعریفیں منقول ہیں ان کو تفصیل سے بیان کیا ہے، موضوع کی طوالت کے باعث فقط اس کا خلاصہ ذکر کر رہا ہوں۔

خلاصہ یہ ہے کہ نکاح مرد و عورت کے درمیان شرعی اصولوں پر کیا گیا معاہدہ ہے جس کے نتیجے میں ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلق حلال اور پیدا ہونے والی اولاد کا نسب شرعاً جائز اور ان دونوں پر باہم حقوق و فرائض عائد ہو جاتے ہیں۔

شادی فارسی زبان کا لفظ ہے، اس کے لفظی معنی خوشی اور مسرت کے ہیں۔ شادی کی تعریف یہ کی جاسکتی ہے کہ کسی بھی ثقافت میں وہ رسم یا قانونی معاہدہ (جیسا کہ اسلام میں نکاح) جس کے ذریعے معاشرہ، قانون اور مذہب شوہر اور بیوی کے مابین قربت، جنسی اور ازدواجی تعلق کو قبولیت بخشتا ہے ایک دوسرے کو ایک دوسرے کا شریک حیات بناتا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے معاشرے میں ایک نئے گھرانے کا اضافہ ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو شناخت اور قانونی تحفظ فراہم ہوتا ہے۔ یہ معاہدہ مذہبی، قانونی ذمہ داروں اور گواہوں کی موجودگی میں انجام پاتا ہے۔

اس لیے ازدواجی زندگی ایک نئی زندگی کہلاتی ہے، اور یہ درس دیتی ہے کہ شادی کرنے والے اپنے ساتھی کا تادمِ حیات ساتھ دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ شادی مرد اور عورت کا ازدواجی رشتہ درحقیقت انسانی تمدن کا سنگ بنیاد ہے اور کوئی فرد خواہ وہ عورت ہو یا

---

(1) التعریفات للجرجانی، باب النون، ج ۱ / ۳۱۵، رقم: ۱۵۶۹

مرد قانون فطرت کے اس دائرے سے خارج نہیں ہو سکتا جو اس رشتہ کو مضبوط بنانے کیلئے بنایا گیا ہے۔اس کے بے شمار فوائد بھی ہیں۔

نکاح کے فوائد:

اللہ تعالیٰ نے نکاح میں انسان کے لیے بہت سے دینی و دنیاوی فوائد رکھے ہیں۔
مثلاً معاشرتی،خاندانی،اخلاقی،سماجی،نفسیاتی فوائد ہیں:

ان میں سے نیک اولاد کا ہونا،شہوت کا ختم ہونا،گھر کی دیکھ بھال اور قبیلے کا بڑھنا بھی ہے اور ان کے نان ونفقہ کا بندوبست کر کے ان کے ساتھ رہنے میں مجاہدے کا ثواب حاصل ہوتا ہے،اگر بیٹا نیک ہو تو تم کو اس کی دعا سے برکت حاصل ہوگی اور اگر فوت ہو جائے تو(بروز قیامت تیرا)شفیع ہوگا۔(۱)

ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (المتوفی: ۵۰۹ھ)نقل فرماتے ہیں:

إذا تزوج أحدكم عج شيطانه يا ويله عصم ابن آدم مني بثلثي دينه

جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے:ہائے افسوس!

ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچا لیا۔(۲)

انسان کو نکاح کے ذریعہ صرف جنسی سکون ہی حاصل نہیں ہوتا بلکہ قلبی سکون ذہنی اطمینان غرض کہ ہر طرح کا سکون میسر ہوتا ہے۔اگر انسان نکاح سے جو انسانی فطری ضرورت

---

(۱) لباب الاحیاء خلاصۃ احیاء علوم الدین،آداب نکاح کا بیان،نکاح کے فوائد،ص ۱۳۷

(۲) الفردوس بمأثور الخطاب،باب الالف،ج ۱،ص ۳۰۹،رقم الحدیث:۱۲۲۲

ہے منہ موڑنے کی کوشش کرتا ہے تو انسان کو خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نکاح کے فوائد ومصالح دینی ودنیوی بہت زیادہ اور عظیم الشان ہیں جن کا کچھ اندازہ صرف اس امر پر غور کرنے سے ہوسکتا ہے کہ تمام آسمانی شریعتیں اس کی خوبی پر متفق ہیں، گویا یہ بھی اصول ملت میں ایک اصل ہے، علماء نے بہت سے مصالح بیان کئے ہیں اور ہر عقل مند اپنی سمجھ کے مطابق جدید فوائد نکال سکتا ہے، یہاں کچھ فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو ایک متعین وقت تک تمام حیوانات اور خاص کر بنی آدم کو باقی رکھنا مقصود ہے اور اس کے لئے توالد وتناسل کا جاری ہونا ضروری ہے اور توالد وتناسل کا سبب تمام حیوانات میں نر و مادہ کے اجتماع خاص کو قرار دیا گیا اور سب میں ایک قوت شہوانیہ رکھی گئی، اب شرافتِ انسانی کے لحاظ سے اس امر میں بھی دیگر حیوانات سے امتیاز ضروری تھا جیسا کہ کھانے، پینے وغیرہ میں امتیاز ہے اس لیے یہ حکم ہوا کہ آپسی رضامندی سے کچھ شرائط واصول کے ساتھ یہ معاہدہ طے ہو۔

نکاح میں توالد وتناسل عمدہ طریقہ پر ہوتا ہے، برخلاف بدکاری کے، اس لیے کہ اس (نکاح) میں ایک طرح کی خاص محبت ہوتی ہے اور دونوں مل کر بچوں کی تعلیم وتربیت میں کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے امید کی جاتی ہے کہ بچوں کی اعلیٰ تربیت ہوجائے۔

نکاح کی برکت سے سلسلہ نسب باقی رہتا ہے اسی وجہ سے ایک مرد کسی کا باپ، کسی کا بیٹا، کسی کا دادا، کسی کا پوتا، کسی کا ماموں، کسی کا چچا یا کسی کا بھائی اور کسی کا بھتوئی ہوتا ہے اور اس تعلق کے ذریعہ ایک عورت کسی کی ماں، کسی کی دادی، کسی کی نانی، کسی کی پھوپھی، کسی کی چاچی، کسی کی بیٹی اور کسی کی بہن بنتی ہے۔

نکاح کے ذریعہ ایک اجنبی اپنا اور ایک بے گانہ یگانہ بن جاتا ہے ان ہی تعلقات کا

نام خاندانی نظام ہے، ان ہی تعلقات سے آدمی مہر و محبت، الفت و مودت، لحاظ و پاس، ادب و تمیز، شرم و حیا، ہمدردی و غم گساری عفت و پاکیزگی سیکھتا ہے۔

نکاح مشکل زنا آسان کیوں۔۔۔؟

اس موضوع پر قلم اٹھانے کی سب سے بڑی وجہ ہمارے اردگرد کے ماحول کا المیہ ہے ، چند باتیں میرے علم میں آئی کچھ مسائل میرے سامنے آئے، حالات و واقعات اتنے سنگین تھے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے (Ph.D) کے موضوع کو چھوڑ کر اس موضوع کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا پڑا۔

ہمارے ملک کا نظام نکاح کو مشکل بنانے میں پیش پیش ہیں۔ کس طرح ذرا غور کریں۔۔۔!

لڑکی اور لڑکا پسند کی شادی کرنا چاہتے تھے لڑکی کے والدین نے سختی سے انکار کر دیا۔ لڑکی اور لڑکے نے گھر سے بھاگ کر شادی کر لی، ماں باپ نے اغوا کا پرچہ کرا دیا، پرچہ ہونے کے بعد پولیس نے لڑکے کے گھر والوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا، لڑکے کے ساتھ لڑکے کی ماں، بہن اور بھائی کو بھی اغوا کے جرم میں نامزد کیا گیا تھا چنانچہ جب لڑکے کے گھر والوں کو گرفتار کر کے جیل بھجوایا گیا تو لڑکا مجبوراً اس لڑکی کے ساتھ عدالت میں نکاح نامہ لیکر پیش ہو گیا لڑکی نے کہا مجھے ماں باپ سے خطرہ ہے ماں باپ کے گھر نہیں جانا چاہتی۔

عدالت نے لڑکی کو دارالامان بھجوا کر اگلی تاریخ پر پولیس اور فریقین کو طلب کر لیا۔ لڑکے کے خلاف ایف آئی آر درج تھی لہٰذا عدالت سے نکلتے ہی لڑکے کو گرفتار کر لیا گیا۔ لڑکی کے والدین نے دارالامان تک رسائی حاصل کر لی اور لڑکی کو سمجھا بجھا کر اپنے حق میں کر لیا۔

لڑکے کی گرفتاری کا سن کر لڑکی مایوس ہو چکی تھی۔ چنانچہ عدالت میں پیش ہو کر اس نے دارالامان سے نجات حاصل کرنے کیلئے لڑکے کے خلاف بیان دے دیا اور یوں لڑکی لڑکے کی رضامندی سے کیا گیا نکاح لڑکی کے بیان کی وجہ سے زبردستی کا نکاح قرار دے دیا گیا۔ لڑکی کا طبی معائنہ ہوا جس کے مطابق لڑکی سے زیادتی قانون کی نظر میں ثابت ہو گئی۔ کیس بنایا گیا کہ لڑکی کو لڑکے نے اپنے ماں بہنوں اور بھائیوں کی مدد سے دھوکہ دہی سے اغوا کرنے کے بعد زیادتی کی تھی۔

غور کیجئے! سنت کے مطابق کئے گئے نکاح کو زنا بنا دیا گیا تھا۔ کیس چلتا رہا، آخر کار مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا، اغوا میں مدد کرنے والوں کو پانچ پانچ سال سزا ہوئی جبکہ لڑکے کو پچیس سال قید بامشقت اور جرمانہ ہو گیا۔ مقدمے کے فائل میں لگا ہوا نکاح نامہ ثابت کر رہا تھا کہ یہی وہ لڑکا ہے جس نے زنا کیا تھا۔

قانون کے مطابق اگر نکاح نامہ نہ پیش کیا جاتا تو لڑکے کے مکرنے کی گنجائش تھی لیکن نکاح نے مجرم بنا دیا۔ یہ صرف ایک مثال نہیں بلکہ آج تک کی جانے والی محبت کی شادیوں کا تقریباً یہی انجام ہوتا ہے اور نکاح جیسے جرم کے مقدمے کا فیصلہ عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر لڑکے نے محبت کی شادی نہ کی ہوتی اور لڑکی اور لڑکا چھپ چھپ کر زنا کرتے رہتے تو نہ قانون کی نظر میں جرم ہوتا اور نہ ہی معاشرے کی نظر میں اتنا بڑا گناہ ہوتا۔

فی زمانہ فحاشی و عریانی کے تدارک کے لئے ضروری ہے کہ نکاح کو آسان سے آسان تر کیا جائے، اور زنا جیسے گناہ کو مشکل سے مشکل ترین بلکہ ناممکن بنانے کی پوری کوشش کی جائے نکاح اتنا آسان کر دیا جائے کہ ہر غریب باعزت طریقے سے اپنی بیٹی کو رخصت کر دے، اور پھر کسی کو اپنی نفسانی خواہشات کے لئے زنا جیسے گناہ کا سہارا نہ لینا پڑے۔

نکاح میں تاخیر نہ کی جائے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ ، ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا : الصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْئًا

اے علی! تین کاموں میں تاخیر نہ کرو: جب نماز کا وقت ہو جائے، جنازہ حاضر ہو جائے، وہ لڑکی جس کا شوہر نہ ہو (خواہ وہ کنواری ہو یا بیوہ ہو اور شادی کے لائق ہو) جب اس کا جوڑ یعنی مناسب رشتہ مل جائے۔ (تو فوراً اس کا نکاح کر دو۔) (۱)

نکاح میں تاخیر کرنے کی وجہ سے اگر اولاد گناہ میں مبتلا ہو گئی تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

گناہ سے بچانے کی تدبیر:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا، فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ

پھر جب بچہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دیں اگر بچہ بالغ ہو گیا اور اس کا نکاح نہ کیا گیا اور پھر اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔ (۲)

سابقہ شریعت سے یہ اصول چلا آ رہا ہے کہ بچوں کے بالغ ہوتے ہی ان کا نکاح کر دیا جاتا تھا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تورات میں لکھا ہے:

---

(۱) سنن ترمذی ، کتاب الصلوٰۃ ، باب الوقت الاول من الفضل ، ج ۱/ ۳۲۰ ، رقم : ۱۷۱

(۲) شعب الایمان ، حقوق الاولاد والاھلین ، ج ۱۱/ ص ۱۳۷ ، رقم الحدیث : ۸۲۹۹

مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

جس شخص کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ گئی اور اس نے اس لڑکی کا نکاح نہیں کیا اور وہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوگئی تو اس کا گناہ اس کے باپ پر بھی ہوگا۔(۱)

آج جوان لڑکے اور لڑکیوں کی وقت پر شادی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کا جو ایک سیلاب امنڈ پڑا ہے ان دونوں حدیثوں کی روشنی میں ذرا تھوڑی دیر ٹھہر کر سوچیے کہ آخر ان تمام گناہوں اور بدکاریوں کی ذمے داری کس پر ہے، اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

وہ والدین غور کریں جو اپنے بالغ بچوں کی شادی صاحب استطاعت ہوتے ہوئے بھی نہیں کرتے۔۔۔۔لاپرواہی۔۔۔۔غفلت۔۔۔۔امیر رشتے کی تلاش میں اپنے بچوں کو بٹھائے رکھتے ہیں۔۔۔۔ان کے ارمانوں کا گلا خود اپنے ہاتھوں گھونٹتے رہتے ہیں۔۔۔۔ اگر ان کی اولاد شادی نہ کرنے کے سبب غلط روش کا شکار ہوگئی تو سارا وبال والدین/سرپرست پر ہوگا۔۔۔۔

فی زمانہ اگر ہم غور کریں تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ فحاشی وعریانی کے گناہوں میں ملوث اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہے۔

آج ان نوجوانوں کے والدین فقط یہ کہہ کر ان شرعی احکام کو صرف نظر کر دیتے ہیں کہ ابھی ہمارا بچہ/بچی چھوٹے ہیں۔۔۔۔پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔ابھی عمر ہی کیا ہے۔۔۔۔ کمانے کے قابل تو ہو جائیں۔۔۔۔کچھ بن تو جائیں۔۔۔۔کچھ کر کے دکھائیں۔۔۔۔

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب الولی فی النکاح، ج ۲/ ص ۲۱۱، رقم: ۳۱۳۹

اس انتظار میں وہ نوجوان کیا کر دکھاتے ہیں۔۔۔۔حالات حاضرہ ہمارے سامنے ہیں۔۔۔ کوئی گناہوں کے دلدل میں پھنس جاتا ہے۔۔۔کوئی بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے۔۔۔ کوئی مجازی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔۔۔کوئی محبت میں ناکامی کے باعث خودکشی کا طلبگار ہو جاتا ہے۔۔۔کوئی اپنے گھر سے فرار ہو جاتا ہے۔۔۔اور اس کے نتیجہ میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔۔۔اور بالآخر وہ بدکاری کے لئے برسرِ پیکار ہو جاتا ہے۔۔۔اور یوں معاشرے میں بدکار ہو جاتا ہے۔۔۔ یہ ساری خرابیاں جلد شادیاں نہ کرنے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں پیدا ہو رہی ہیں۔۔۔

لہٰذا ہمیں غور کر لینا چاہیے کہ ہم اس معاملے میں کتنے قصوروار ہیں۔۔۔

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ

جب ایسا شخص پیغام بھیجے، جس کے خُلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو، اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم ہوگا۔(۱)

آج فتنہ و فساد کے تماشے ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں۔۔۔ والدین کا مالداروں، جاگیرداروں کے انتظار میں جوان بچیوں کو کنوارہ بٹھائے رکھنا۔۔۔اُدھر لڑکوں کا بے شادی رہ جانا۔۔۔جس کی وجہ سے معاشرے میں زنا کا پھیلنا۔۔۔ناجائز بچوں کا پیدا

---

(۱) سنن ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء إذا جاء کم من ترضون دینه فزوجوه، ج ۳/ ص ۳۹٤، رقم الحدیث: ۱۰۸٤

ہونا۔۔۔پھر گناہ چھپانے کے لئے کچے بچوں کو گرا دینا۔۔۔معاذ اللہ کچرا کونڈوں سے بے گناہ بچوں کی نعشوں کا پایا جانا۔۔۔یوں رب تعالیٰ کے عذاب کو للکارنا۔۔۔اولاد کا بے باک ہو جانا۔۔۔جوان لڑکیوں کا گھر سے بھاگ جانا۔۔۔چھپ کر کورٹ میرج کر لینا۔۔۔یہ سب فتنہ وفساد عظیم کا باعث ہیں۔

آج ضرورت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طرزِ عمل اپنانے کی۔۔۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طرزِ عمل:

حضرتِ سیّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے غلاموں حضرت عکرمہ اور حضرت کریب رضی اللہ عنہما کو بالغ ہونے کے بعد اپنے پاس رکھا آپ رضی اللہ عنہما ان سے اور اپنے بچوں سے فرمایا کرتے تھے:

جب تم نکاح کرنا چاہو تو تمہارا نکاح کرادوں گا کیونکہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس کے دل سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔(۱)

سبحان اللہ۔۔۔!کیا فکر ہے۔۔۔کیا سوچ ہے۔۔۔کیا انداز ہے۔۔۔کیا طرزِ عمل ہے۔۔۔لہٰذا والدین کو چاہیے کہ حضرت سیّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرزِ عمل کو اپنائیں تاکہ گھر سے معاشرے تک ہر فرد فتنہ وفساد سے محفوظ رہے۔۔۔

والدین کی کاہل انگاری یا کوتاہی اس طرح کے افراد کے لیے ظلم سے بڑھ کر ہے اور حقیقت وواقعیت اور عاقبت بینی سے دور ہے۔

جبکہ والدین اپنے جوانوں کے جنسی بحران وطغیان کی حالت سے بخوبی واقف

---

(۱) احیاء علوم الدین، کتاب آداب النکاح، الباب الاول فی الترغیب فی النکاح، ج ۲ / ص ۲۲